شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے

معمولاتِ رمضان

اس مضمون میں شامل زیادہ تر معلومات حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کے پوتے مولانا عبد اللہ عثمانی حفظہ اللہ سے حاصل کی گئی ہیں اور مزید تصدیق کے لیے حضرت والا کے بڑے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کو بھی تحریر دکھائی گئی ہے۔

ترتیب و تحریر

سلیم خان (سوات) و محمد عکاشہ (بیت السلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑوں کا ہر ہر دستورِ عمل چھوٹوں کے لیے عملی زندگی میں ایک نمونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے معاشرت کے احکامات ہوں یا اخلاقیات کا سبق، معاملات کی پختگی کا درس ہو یا پھر زندگی کے کسی بھی شعبے کی تعلیمات، الغرض ہر ایک شعبے میں بڑوں اور مقتدا شخصیات کا طرزِ عمل بعد میں آنے والوں اور اُن کے پیروکاروں کے لیے نہ صرف مہمیز کا کام دیتا ہے بلکہ اُن کے اندر کام کا مزید حوصلہ اور جذبہ پیدا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ ایسے میں امتِ مسلمہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے لیے سب سے بہترین نمونہ اور طرزِ عمل رسولِ کریم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ بابرکت ہے جیسا کہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿سورہ الاحزاب ۲۱﴾

(حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ۔)

اسی لیے سے ہر مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام تر شعبوں میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اور اکمل زندگی کو جامعیت کے ساتھ لاگو کرے تاکہ اس کے دوررس اور دیرپا اثرات نہ صرف اس کی انفرادی شخصیت پر بلکہ اردگرد بسنے والے لوگوں اور آس پاس کے معاشرے پر بھی پوری طاقت اور طلاقت سے مرتب ہوسکیں۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی طے ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کو بطورِ اسوہ اپنانے کے لیے لازم ٹھہرے گا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا کامل مطالعہ کرکے نبوی زندگی کے ہر ایک گوشے سے خوب واقفیت پیدا کی جائے۔ اس طرح سے جہاں ایک طرف اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ضروری ہے وہیں پر اللہ کے ایسے نیک بندوں کی زندگیوں کا جائزہ لینا بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتا کہ جن کی زندگیاں اسوۂ رسول میں ڈھل کر خوب نکھر چکی ہوں اور اتباعِ سنت کی بدولت اُن کے اندر نبوی تعلیمات کا ایک بھرپور عکس نظر آتا ہو۔ ایسے افراد کے معمولات کا جائزہ لینے سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق اور ذاتی مزاج و مذاق کی رعایت سے ایک دستورِالعمل میسر آجاتا ہے جو عملی زندگی میں لاگو کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی ہمہ گیر شخصیت

ہمارے دور کے موجودہ اکابر میں حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ ایک ایسی ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں کہ جن کی ہر ہر بات ، ہر ایک کتاب ،ہرایک مجلس اور اس میں کی جانے والی گفتگو کو پوری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔انھیں عالمِ اسلام میں قبولِ عام کا شرف حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الحمدللہ حضرت والا کی مجالس(چاہے رمضان المبارک کی ہوں یا اس کے علاوہ) کو ایک مجمع ہاتھوں ہاتھ لیتا ہے اور اِن میں شرکت کے لیے اپنے اشتیاق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس قبولیتِ عام کی بنیادی وجوہات میں حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کی اعتدال پسندی ،تقویٰ و پاکیزگی، حق گوئی، معاملہ فہمی، صلح جو طبیعت، دینی و عصری علوم میں یکساں مہارت، مخاطب کی رعایت، اکابرین امتِ کے علمی ورثے کا حامل ہونا اور امت مسلمہ کے خواص و عوام ہر دو طبقوں کا آپ کی رائے پر مکمل اعتماد و انقیاد شامل ہیں ۔ ویسے تو حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ خیر کے پھیلاؤ میں ہمہ وقت ہی مصروف نظر آتے ہیں،چاہے وہ رمضان ہو یا غیر رمضان دونوں میں ، تدریس و تحقیق ، وعظ و نصیحت ، ذکر و اذکار کے حلقے حضرت والا آباد رکھتے ہیں، تاہم رمضان المبارک میں حضرت والا سارے اسفار منسوخ و مؤخر کر کے ، وعظ و ارشاد، تصنیف و تالیف اور ذکر و عبادت کی طرف بطورِ خاص متوجہ ہو جاتے ہیں ۔ حضرت والا کا کوئی وقت ذکر و عبادت سے خالی نہیں ہوتا ۔

حضرت والا دامت برکاتہم پورا رمضان المبارک مجموعی اعتبار سے کیسے بسر کرتے ہیں اور کس وقت میں کیا مصروفیت پیش رہتی ہے؟ ان تمام تر تفصیلات کا سامنے آنا یقیناً اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ اس سے جہاں حضرت والا کے معمولاتِ رمضان کی تفصیل واضح ہوتی وہیں پر افادہ عامہ کی بھی ایک بڑی صورت سامنے آنے کا قوی گمان ہے۔ لہذا حضرت والا دامت برکاتہم کے معمولاتِ رمضان کا ایک مفصل اور جامع خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

ذیل میں حضرت والا دامت برکاتہم کے معمولات کو اس ترتیب سے درج کیا گیا ہے کہ سحری کے وقت سے لے کر تراویح تک کے تمام معمولات کا مکمل نقشہ ایک تسلسل کے ساتھ موجود ہے۔

سحری کے وقت :

شیخ الاسلام صاحب کا ماہِ رمضان میں عام معمول رات کو جاگنے کا ہی ہے جس میں اکثر وقت تلاوتِ قرآن، نوافل کے اہتمام اور ذکر اذکار میں صرف ہوتا ہے۔ اس کے بعد تین بجے کے قریب قیام اللیل ادا کرکے سحری تک اللہ سے راز و نیاز اور دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ سحری عام طور پر انڈے سے کرتے ہیں پھر فجر کی نماز کے لیے تیاری کرتے ہیں۔

فجر کے وقت :

فجر کی نماز ادا کرلینے کے بعد حضرت والا مسجد ہی میں اپنے معمولات جاری رکھتے ہوئے تلاوت قرآن اور ذکر اذکار میں مشغول رہتے ہیں ۔ قرآن کریم کی تلاوت عموماً آسان ترجمہ قرآن والے نسخے سے کرتے ہیں۔جس میں تلاوت کے دوران کوئی تفسیری نکتہ ذہن میں آجائے تو اس کو اضافی نوٹ کے طور پر قلم بند کرلیتے ہیں۔ فجر کے معمولات سے فارغ ہوکر اشراق کے نوافل ادا کرتے ہیں،جس کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم گھر تشریف لے آتے ہیں۔

دوپہر کا آرام:

گھر واپسی کے بعد آرام کرنے کامعمول ہے۔ چوں کہ رات بھر تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں کے علاوہ ذکر و اذکار، تلاوت قرآن، نماز اور دعاؤں میں بھی مشغولیت رہتی ہے ، اس لیے حضرت والا تقریباً بارہ بجے تک آرام فرماتے ہیں ۔

کثرتِ تلاوت کا اہتمام :

بارہ بجے کے قریب بیدار ہونے کے بعد حضرت والا قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ عام دنوں میں حضرت والا دامت برکاتہم ایک پارہ تلاوت فرماتے ہیں لیکن رمضان المبارک میں تلاوت کا معمول کئی گنا بڑھ جاتاہے ۔ ماہِ رمضان میں حضرت والا کثرت سے ذکر ، تلاوت اور دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں ۔ ظہر کی نماز تک یہی سلسلہ جاری رہتاہے۔

ظہر تا عصر کے معمولات:

رمضان المبارک میں ظہر تا عصر کا وقت ایک طرح سے طالبینِ اصلاح کے لیے مختص ہوتا ہے ۔ ایک بار جب ساتھیوں نے حضرت والا سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ ایک دن افطاری کر لیں ، تو حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا کہ یاد رکھو! رمضان المبارک میں تین باتوں پر سختی سے عمل کرتا ہوں اور اس میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ۔

- سحری اور افطاری ہمیشہ گھر والوں کے ساتھ کرتا ہوں ۔ افطار پارٹیوں میں نہیں جاتا ۔
- رمضان المبارک میں سفر نہیں کرتا۔
- عشاء کے بعد کسی کو بیٹھنے کے لیے وقت نہیں دیتا ۔

اس کے بعد فرمایا:"جو کچھ ہے بس یہی ظہر تا عصر کے درمیانی اوقات میں پوچھ لیا کریں۔"

حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ رمضان المبارک میں ظہر تا عصر کا وقت دفتری کاموں اور متعلقین کے لیے خاص فرماتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نماز کے لیے آتے اور جاتے وقت متعلقین سے ملتے ہیں ، لوگ مختلف امور کے بارے

میں مشورے لیتے ہیں ۔ حضرت والا راستے میں چلتے پھرتے وقت ہمیشہ ذکر میں مشغول رہتے ہیں ۔ عصر کے قریب دفتر سے سیدھا مسجد چلے جاتے ہیں ۔ مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

آخری عشرے میں ظہر تا عصر کے معمولات:

حضرت والا رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ظہر کی نماز کے فوراً بعد مسجد ہی میں اصلاحی بیان فرماتے ہیں، جو عام طور پر ایک گھنٹہ جاری رہتا ہے ۔ اس بیان میں معتکفین کے علاوہ دیگر احباب اور حضرت والا دامت برکاتہم کے متعلقین بھی شرکت کرتے ہیں ۔ اصلاحی مجلس کے اختتام پر حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ اپنے دفتر میں تشریف لے جاتے ہیں ، جہاں سب سے پہلے درسِ قرآن ریکارڈ کرواتے ہیں ۔جس کی چار جلدیں"آسان تفسیرِ قرآن" کے نام سے چھپ چکی ہیں۔ درسِ قرآن کی ریکارڈنگ کے بعد حضرت والا دفتر کے دیگر کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں ۔ مثلاً وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر ہونے کی حیثیت سے کچھ کام نمٹاتے ہیں اور اسی طرح سے دارالعلوم کراچی کے صدر ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں ہیں ، انہیں نبھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر سے آئے خطوط کے جوابات بھی تحریر فرماتے ہیں ۔ان خطوط کی تعداد روزانہ کی بنیاد پر اچھی خاصی ہوتی ہے۔ حضرت والا ہر خط کا جواب نہ صرف از خود تحریر فرماتے ہیں بلکہ لفافے میں بھی خود ڈالتے ہیں۔اس سب میں انھیں اچھی خاصی مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔

ان سب کاموں کے دوران حضرت والا ایک مخصوص وقت کے لیے فون کالیں بھی سنتے ہیں ۔ دنیا کے مختلف ممالک سے کئی حضرات کے فون موصول ہوتے ہیں اور حضرت ان کے جوابات دیتے ہیں۔ اور تو اور اسی اثناء میں دور دراز سے تشریف لائے مہمان حضرات سے ملاقاتیں بھی جاری رہتی ہیں ۔ بعض اوقات جب کسی نے نجی بات کرنی ہوتی ہے،تو حضرت والا حاضرینِ مجلس سے فرماتے ہیں کہ بھائی ہمیں تنہائی درکار ہوگی،چنانچہ حاضرینِ مجلس کچھ دیر کے لیے باہر چلے جاتے ہیں۔ جب بات پوری ہوجاتی ہے تو حضرت والا سب کو دوبارہ واپس بلا لیتے ہیں۔

ان تمام تر کاموں اور سرگرمیوں کے دوران حضرت والا دامت برکاتہم سے استفادہ کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے ساتھی اکثر اوقات پاس ہی موجود رہتے ہیں اور حضرت سے سیکھنے کی جستجو میں مگن نظر آتے ہیں۔

عصر سے ایک گھنٹہ قبل:

آخر میں ایک گھنٹے کے لیے حضرت والا حاضرین مجلس سے خاص طور پر خطاب فرماتے ہیں جو عموماً کسی اصلاحی موضوع پر مشتمل ہوتا ہے۔ خطاب کے آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی رکھا جاتا ہے ۔ اس برس (رمضان المبارک 1444ھ)میں شیخ الاسلام نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات"بصائر حکیم الامت "کی توضیح و تشریح کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ۔

عصر تا مغرب کے معمولات:

عصر کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم اپنے گھر کے سبزہ زار میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر حضرت والا کی اہلیہ محترمہ بھی یہیں لان میں بیٹھ کر تلاوت کرتی ہیں۔ اس کے بعد افطاری سے آدھا گھنٹہ قبل دعائیں مانگنے کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے ۔ افطاری سے تقریباً پندرہ منٹ پہلے گھر کے سارے بچے ، پوتے پوتیاں بھی آکر ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں ۔ ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حال احوال بھی دریافت کر لیے جاتے ہیں ۔

افطاری کے معمولات:

افطاری میں حضرت والا عموماً کل ما تیَسَّر کے تحت جو بھی آسانی سے دستیاب ہو،تناول فرمالیتے ہیں تاہم تلی ہوئی (fried) چیزیں عام طور پر نہیں کھاتے ۔ لہذا پکوڑوں،سموسوں وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ البتہ گھر کے سالن کا شوربہ ، لسی اور دہی بڑے شوق سے کھاتے ہیں ۔ ویسے آج کل حضرت والا بہت کم کھانا کھاتے ہیں۔

مغرب سے عشاء:

مغرب کی نماز مسجد میں ادا کرلینے کے بعداوابین کے نوافل پڑھتے ہیں اور پھر دیر تک دعائیں مانگنے میں مشغول رہتے ہیں۔ مسجد سے گھر واپس تشریف لاتے ہیں،تو عشاء تک اپنے کمرے میں تشریف رکھتے ہیں ۔ چونکہ تھکاوٹ بہت ہو چکی ہوتی ہے اس لیے کچھ دیر کے لیے کمر سیدھی کر لیتے ہیں۔

عشاء سے تراویح تک:

کچھ دیر آرام کے بعد حضرت والا عشاء کی نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے ہیں ۔ نمازِ عشاء اور تراویح سے فارغ ہونے کے بعد دیر تک دعائیں مانگتے رہتے ہیں ۔

گھر والوں کے ساتھ بیٹھنے کا معمول:

عام دنوں میں تو گھر کے سارے افراد اپنی اپنی ذمہ داریوں میں مصروف ہوتے ہیں ، اس لیے عموماً رات کو دس گیارہ بجے کے درمیان گھر کے سارے افراد ایک ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور یہ مجلس عموماً ایک ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہتی ہے ۔ ہفتے میں ایک دن حضرت والا کی صاحب‌زادی تشریف لاتی ہیں تو تمام گھر والے مل کر ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ اگر گھر کا کوئی فرد پورا دن حضرت سے نہ ملےتو اگلے دن حضرت والا باقاعدہ بازپرس فرماتے ہیں۔ البتہ رمضان المبارک میں ایک تو گھر کے سارے افراد افطاری ایک ساتھ کر لیتے ہیں ، دوسرا تراویح کے بعد بھی سارے افراد ایک ساتھ بیٹھ جاتے ہیں جو بچوں کی تربیت کے لیے ضروری ہوتا ہے ۔

حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ جس وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں تو اس وقت جہاں ان کے ساتھ بات چیت کر تے ہیں ، وہیں پر ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب بھی موجودہوتی ہے، جس سے علمی سیر ابی کا سلسلہ پورے تسلسل سے جاری رہتا ہے۔ حضرت والا دامت برکاتہم کا کوئی وقت ذکر الہی یا مطالعہ اور تصنیف سے خالی نہیں ہوتا۔

رات کے معمولات:

تراویح کے بعد حضرت گھر تشریف لے جاتے ہیں اور تقریباً آدھا گھنٹہ آرام فرماتے ہیں ۔ آرام کے بعد چائے کے ساتھ ہلکی سی کوئی چیز ،مثلا ایک سینڈوچ کھا لیتے ہیں ۔ اس کے بعد حضرت والا اپنے علمی کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں ۔ مثلاً احادیث کے عالی مجموعے" المدونۃالجامعہ "کا کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آدھے گھنٹے تک اپنے گھر والوں کے ساتھ بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔اس کے بعد حضرت والا ذکر، تلاوت، نماز اور عبادت میں ڈھائی تین بجے تک مصروف رہتے ہیں۔ حضرت والا رمضان المبارک میں پوری رات نہیں سوتے۔

طالبین اصلاح کے لیے ایک دستور العمل:

حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ نے گزشتہ سال رمضان المبارک میں طالبین اصلاح کے لیے ایک دستور العمل پیش فرمایا جو افادہ عام کے لیےپیش کیا جاتاہے ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ امت کاہر طبقہ ان معمولات واذکار کو حرزِ جان بنائے کیونکہ فی زمانہ انفرادی اعمالِ صالحہ میں اس قدر کمی وناقدری مشاہدہ میں آتی ہے کہ بعض دفعہ یہ گمان ہوتاہے کہ رمضان المبارک ہماری زندگیوں میں گویا کہ آیا ہی نہیں ہے۔اس دستورالعمل کی پابندی سے ان شاءاللہ رمضان المبارک کی برکات وثمرات کھلی آنکھوں سے دیکھنانصیب ہوں گی۔

1. تلاوت کم از کم پانچ پارے ہو ں، رمضان کے دنوں میں اس مقدار سے کم تلاوت نہ ہو ۔
2. چار تسبیحات کا اہتمام کریں۔:
   - سو مرتبہ استغفار
   - سو مرتبہ درودشریف
   - سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.
   - سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر.
3. سو مرتبہ چوتھا کلمہ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شيء قدیر.

4. کم از کم پانچ سو مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ ہزار مرتبہ ذکر نفی اثبات، یعنی لا الہ الااللہ، ہلکی سی ضرب کے ساتھ۔ تاکہ ہمیں ذکر کی عادت پڑ جائے۔ ضرب کو مقصود نہ سمجھا جائے۔ یہ محض مبتدی کو عادت ڈالنے کے لیے ہے۔
5. مراقبہ موت، پانچ منٹ کے لیے، تنہائی میں یہ تصور کرتے ہوئے کہ میری روح نکل رہی ہے، مجھے غسل دیا جا رہا ہے، میرا جنازہ پڑھایا جا رہا ہے، مجھے قبر میں اتارا جا رہا ہے، وغیرہ
6. -اس کے علاوہ اگر کچھ وقت بچ جائے تو حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور ملفوظات کا مطالعہ کر لیا جائے۔